کی روشنی میں (ابوسفیان اصلاحی)۔ موجودہ صورت حال میں انسانیت کو درپیش اہم مسائل کے حل میں قرآن کریم کے کردار کا مطالعہ کرنے والوں کے لیے یہ مجموعہ مقالات بہت مفید ثابت ہوگا اور عام قارئین کے لیے بھی افادیت سے خالی نہ ہوگا۔ (مرتبہ: سیف اللہ)

نام کتاب : معرکہ نور وظلمت

مصنف : یعقوب سروش

ناشر : مکتبہ بساط ذکر وفکر، شریف کاٹیج، آرمور، نظام آباد (آندھرا پردیش)

سن اشاعت: ۲۰۱۰ء

صفحات : ۱۱۰

قیمت : ۱۰۰ روپے

کتاب کے مصنف گرامی جناب یعوب سروش قرآنیات میں خصوصی دلچسپی کے لیے معروف ہیں، ان کی ادارت میں شایع ہونے والا ''بساط ذکر وفکر'' بھی قرآنی افکار کی اشاعت میں خاص امتیاز رکھتا ہے۔ انبیاء کرام علیہ السلام کے واقعات کو دل نشیں پیرایہ میں پیش کرنا اوران سے عبرت ونصیحت کی جو باتیں اخذ ہوتی ہیں موثر انداز میں ان کی ترجمانی کرنا ان کی علمی خدمات کا اہم پہلو ہے۔ اس سے قبل سورہ یوسف کے حوالہ سے حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعات کی نہایت دل پذیر تشریح وترجمانی پر مشتمل ان کی کتاب (پیرہن کی سرخی، پیرہن کی خوشبو) پر علوم القرآن (۱۸/۱، جنوری - جون ۲۰۰۳ء، ص ۱۲۴-۱۳۶) میں مبسوط تبصرہ شایع ہو چکا ہے۔ زیر تعارف کتاب ''معرکہ نور وظلمت'' قرآن میں بیان کردہ قصہ موسیٰ ویوسف کی دلکش پیرایہ میں تشریح وترجمانی یا دوسرے لفظوں میں حق وباطل کی کشمکش اورنتیجہ کے طور پر حق کی فتح وکامیابی اور باطل کی ہزیمت وشکست کے واقعات کی دل نشیں اسلوب میں عکاسی ہے۔ ان واقعات کو ۲۲ حصوں میں تقسیم کرکے مصنف نے ان کے لیے الگ الگ سرخیاں قایم کی ہیں اور واقعہ کے ہر جز سے کوئی نہ کوئی عبرت ونصیحت کی بات ضرور اخذ کی ہے۔ کتاب کا آغاز بنی اسرائیل کو

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس بنیادی وصیت یا نصیحت سے ہوتا ہے کہ ''دیکھو اے اسرائیل ہمارا خدا ایک ہی خدا ہے اور اپنے دل کی گہرائیوں اور اپنی تمام توانائیوں کے ساتھ اپنے خدا سے محبت کرو آج جو باتیں میں کہہ رہا ہوں ان کو اپنے دل پر نقش کرلو اور اپنی اولاد کو بھی ذہن نشیں کراؤ، چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے ہمیشہ ان باتوں کا تذکرہ کرتے رہو۔ اے اسرائیل خدا تم سے یہی چاہتا ہے کہ تم اس کا خوف کرو اس کے بتائے ہوئے راستہ پر چلو، دل و جان کی یکسوئی کے ساتھ خدا کی بندگی کرو اس کے احکام و آئین پر جو آج میں تمھیں بتاتا ہوں عمل کرو تاکہ تمھاری خیر ہو'' (ص ۴۷) کتاب کا اختتام عبرت و نصیت کی ان باتوں سے ہوتا ہے جو قصہ موسی و فرعون سے اخذ ہوتی ہیں اور یہ اختتامی کلمات ''اس معرکہ میں ایک نشانی ہے'' کی سرخی کے تحت پیش کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ قصہ موسی و فرعون یا حق و باطل کی معرکہ آرائی کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کے لیے جو سرخیاں قایم کی گئی ہیں وہ بڑی دل نشیں اور معنی خیز ہیں مثلاً ''ماں کا دل'' (ماں کا اپنے تین ماہ کے لاڈلے کو قتل کیے جانے کے اندیشہ سے صندوق میں رکھ کر دریائے نیل کے حوالہ کرنا)۔ ''آگ لینے کے لیے'' (آگ کی طلب میں جانے پر نبوت سے سرفراز کیا جانا۔ ''نور ایمان'' (فرعون کے حمایتی اور حضرت موسیٰ کے مخالف جادوگروں کا ایمان سے مشرف ہونا)۔ ''غلاموں کے پہلے نجات دہندہ'' (حضرت موسیٰ کی رہنمائی میں بنی اسرائیل کا فرعون کے پنجہ ظلم واستبداد سے نجات پاجانا)۔

زبان و بیان کی شیرینی، اسلوب کی دلکشی اور ادبی لطافت کے ساتھ یہ کتاب مصنف کے تاریخی و تحقیقی ذوق کی بھی آئینہ دار ہے۔ قرآن میں اس قصہ کے ضمن میں مذکور شخصیات، مقامات اور اصطلاحات کی تحقیق و تشریح بھی اس کتاب میں جگہ جگہ ملتی ہے۔ خاص طور سے فرعون رعمیسس دوم، لفظ موسیٰ، خروج بنی اسرائیل کا راستہ، خروج کے وقت کا فرعون، من و سلویٰ، سامری و طلسم سامری، عصر حاضر میں فرعون کی نعش کی نوعیت سے متعلق صاحب کتاب کی مختصر و جامع تشریحات بڑی اہم و معلوماتی ہیں۔

قصہ زیر بحث کے مختلف پہلوؤں سے مصنف گرامی نے کس طرح قیمتی نکات